شیخ الاسلام ابوالوفا

مولانا ثناءاللہ امرتسری

رحمہ اللہ تعالیٰ

تحریر : عبدالرشید عراقی قسط نمبر ۳

قادیانیوں نے ۱۹۱۱ء میں "الہامات مرزا" کے جواب میں "آئینہ حق نما" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم آئینہ حق نما کے بارے میں فرماتے ہیں :

جواب کیا ہے ؟ فحش گالیاں اور بدزبانیوں کو الگ کردیا جائے تو بجائے تردید کے بفضلہ تعالیٰ تائید ہے ۔ مجھے اس رسالہ آئینہ حق نما کے دیکھنے سے قادیانی جماعت پر پہلے کی نسبت زیادہ بدگمانی ہوگئی ہے۔ کیونکہ میں نے اس میں دیکھا۔ کہ وہ ایسی بات کہتا ہے ۔ جن کی بابت میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کہنے والے کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے ۔ الفاظ دل اور قلم سے نہیں نکلتے ۔ مگر زور سے نکالے جاتے ہیں ۔

رسالہ مذکور (آئینہ حق نما) کیا ہے ؟ اچھا خاصا گالیوں اور بدزبانیوں کا کافی مجموعہ ہے ۔ مگر ہم اس کے جواب میں کسی قسم کی بدزبانی سے کام نہ لیں گے ۔ نہ لینا چاہتے ہیں ـــ کیوں

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

الہامات مرزا جب شائع ہوئی تو اکابرین وقت نے اس کی افادی حیثیت کا اعتراف کیا۔ مولانا ثناء اللہ کے استاذ حدیث مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادیؒ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر اس مضمون میں کوئی رسالہ میری نظر سے نہیں گزرا ۔ مرزا کذاب الناس ہونے پر حجت واقع ہے ۔ مرزا کے عقائد میں متردین کا تو کیا ذکر، معتقدین کے اعتقاد کو بھی (بشرط انصاف) ہلادینے والی ہے ۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے استاذ اول مولانا احمد اللہ امرتسریؒ نے فرمایا، کتاب الہامات مرزا واسطے تردید مرزا کے نرالی طرز کی ہے۔ منصف عاقبت اندیش اس کو دیکھ کر کبھی مرزا کا معتقد نہیں رہ سکتا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑی نے فرمایا،

میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کے رسالہ "الہامات مرزا" کا ملاحظہ سے جس قدر اہل حق کے لیے تقویت ہوگی۔ اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر مقابل کے دل میں رعب ڈالا جائے گا۔

کتاب "الہامات مرزا" کے ہر ایڈیشن کے تازہ بتازہ الہامات کا اضافہ کیاگیا اور یہ اپنے موضوع پر انتہائی مکمل، یکتا، بے مثال اور منفرد کتاب ہے۔

۱۰ ۔ تاریخ مرزا

یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح حیات سے خود اسی کے اشتہارات اور تالیفات کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔ اور اس کتاب میں مرزا کی زندگی کے تمام گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں۔ اس رسالہ میں بطور تاریخ کے مضامین درج کے گئے ہیں۔ بطور مناظرہ نہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے ایک قبل دعوی مسیحیت دوسرا بعد دعوی مسیحیت۔ ان دونوں میں بڑا اختلاف ہے پہلے دور میں مرزا صرف باکمال مصنف کی صورت میں پیش ہوتے ہیں۔ دوسرے حصے میں اس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود، مہدی موعود، کرشن گوپال اور رسول ہونے کا بھی دعوی کرتے ہیں۔ پہلے دور میں جمہور علمائے اسلام کی تائید پر ہیں اور دوسرے حصے میں جمہور بلکہ کل علمائے اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں۔ یہ سب کچھ واقعات سے ثابت ہوگا (تاریخ مرزا ص ۲ ۔ طبع دوم ۱۹۲۳ء)

مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

مرزائیت کے متعلق نئی نسل کا یہ حال ہے کہ ان کو اس فرقہ کے متعلق پتہ نہیں کہ اس کو بانی کون تھا؟ غلام احمد کون تھا؟ کہاں تھا؟ کیسے تھا؟ اس کے جھوٹے دعووں کا پس منظر کیا تھا اور وہ کس طرح درجہ بدرجہ اوپر چڑھتا رہا؟ پھر اس کا کیا حشر ہوا؟ خوش قسمتی سے اس مضمون پر مولانا ثناء اللہ امرتسری کا جامع کتابچہ "تاریخ مرزا" ہے جس کو مسلمانوں کے لئے کفر وضلال کے فتنوں سے بچانے کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (تاریخ مرزا ص ۴ ۔ طبع چہارم ۱۹۷۳ء)

۱۱۔ تعلیمات مرزا

اس کتاب میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے مرزا قادیانی کی تعلیم کے چار ابواب ــــــــــــ یعنی اختلافات مرزا ، کذبات مرزا ، نشانات مرزا اور اخلاق مرزا کو نقل کرکے اس میں مرزا قادیانی کی ۴۷ عبارتیں درج کرکے ہر ایک میں تضاد دکھایا گیا ہے ۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی اور دوسری بار جب ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی تو پانچویں باب "صفات مرزا" کا اضافہ کیا گیا ۔

۱۲۔ محمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو "بروز محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا کرتے تھے ۔ اس لئے رسالہ کا نام "محمد قادیانی" رکھا گیا ہے اس رسالہ میں دکھایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ۔ اور ان کے بروز محمد ثانی قادیانی نے کیا "کارنامے" کیے ۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم اس رسالہ کی وجہ تالیف میں فرماتے ہیں : ۴ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ بمطابق ۲۹ اگست ۱۹۲۸ء یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کے لئے قادیانیوں نے ایک اشتہار شائع کیا ۔ اس اشتہار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کمالات دکھائے گئے ہیں بالکل صحیح ہیں ۔ اس لئے انہی کو معیار صداقت اور امتحان مرزا بناکر قادیانی دعوی کا فیصلہ کیا جائے ۔

واضح رہے کہ مرزائی دعووں کی تحقیق کرنے کے لئے کئی ایک معیار ہیں :

۱۔ ان کی پیشین گوئیاں ۲۔ انکی صداقت کلام ۳۔ قرآن و حدیث کی تصریحات

آج جو ہم معیار پیش کرتے ہیں وہ اچھوتا ہے اس میں صرف اس معیار پر گفتگو کریں گے کہ مرزا صاحب چونکہ اپنے آپ کو بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے ۔ اس لئے محمد ثانی بنتے اور اپنے اتباع کو اصحاب محمد اول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں داخل کرتے تھے ۔ (خطبہ الہامیہ ، ۱۷۱)

لہذا یہ دیکھنا ضروری ہے کہ محمد ثانی کو محمد اول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہاں تک مشابہت ہے ۔ اسی اصطلاح پر ہم نے اس رسالہ کا نام بھی "محمد قادیانی" تجویز کیا ہے ۔ اس میں ہم دکھائیں گے کہ محمد اول علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا کام کئے ۔ اور ان کے بروز محمد ثانی قادیانی نے کیا کیے ۔ تاکہ ان کاموں کی مطابقت یا عدم مطابقت سے مرزا صاحب کے صدق و کذب کا ثبوت ہوسکے ۔ (محمد قادیانی ص ۳)

آخر میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے تقابل دکھا کر اس رسالہ کا خاتمہ اس پر کیا ہے جو پوری بحث کا خلاصہ اور نچوڑ ہے ۔ یعنی

کوئی بھی کام تیرا مسیحا پورا نہ ہوا نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا

۱۳۔ علم کلام مرزا

علم کلام اس علم کا نام ہے جس میں عقائد اسلامیہ کی تصحیح اور خیالات کفریہ کی تردید دلائل عقلیہ کے ساتھ کی جاتی ہے ۔ علم کلام کے جاننے والے کو متکلم کہتے ہیں اس گروہ کا نام متکلمین ہے ۔

مرزا قادیانی اس فن سے بالکل نابلد تھے ۔ مگر آپ کے مریدوں نے مرزا صاحب کو بہت بڑا متکلم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم علوم عقلیہ و نقلیہ سے آراستہ و پیراستہ تھے ۔ اور ان کے سامنے بڑے بڑے عالم طفل مکتب کی حیثیت رکھتے تھے ۔ مولانا مرحوم نے اپنے رسالہ میں مرزا قادیانی کو بحیثیت متکلم جانچا ہے اور ان کی پہلی تصنیف " براھین احمدیہ " کا علم کلام کی حیثیت سے جائزہ لیا ہے ۔

کتاب "علم کلام مرزا" ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوئی ۔ تو برصغیر کے جید علمائے کرام نے مولانا ثناء اللہ کو خراج تحسین پیش کیا ۔ جن میں مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) مولانا احمد علی لاہوری (م ۱۳۸۱ھ) مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۸ھ) مولانا مرتضی حسن دیوبندی (م ۱۳۷۱ھ) اور علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) شامل ہیں ۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں :

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا رسالہ کلام مرزا میں نے پڑھا ۔ موصوف کو مرزا صاحب کی کتابوں اور رسالوں پر جو عبور حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ جس کو مرزا صاحب کا علم کلام کہا جاتا ہے ۔ اگر وہ موجود بھی ہو ، تو سراسر لفاظی ، ضلع جگت ، خطابت اور محرف تاویلات پر مبنی ہے اور ان کے کلام کا بہترین نمونہ " براھین احمدیہ " ہے ۔ جس میں سینکڑوں صفحات کے بعد بھی یہ حال ہے کہ " مدعا عنقا ہے اپنے عالم تحریر کا !

مصنف سے شکایت ہے تو یہ ہے کہ اپنے موضوع پر بہت مختصر ہے (علم کلام مرزا ص ۷)

۱۴ - حدیث نبویؐ اور تقلید شخصی

اس رسالہ میں قرآن مجید کے ساتھ حدیث نبویؐ کے شرعی حجت ہونے کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔ اور قرآن و حدیث کی باہمی نوعیت کو بیان کیا گیا ہے۔ حدیث نبویؐ اور تقلید شخصی کی تحقیق کی گئی ہے اور منکرین حدیث کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خطبوں میں ارشاد فرمایا کرتے تھے "ان خیر الحدیث کتاب اللہ، وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا (وکل محدثۃ بدعۃ) وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار" یعنی سب کلاموں میں اللہ کا کلام اچھا اور سب طریقوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بہتر ہے۔

اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ لوگ میری سنت اور چال پر چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ میری سنت کو چھوڑ کر کسی اور طرف کو بہک جائیں۔ چنانچہ اس فکر میں آپ نے یہ آخری وصیت فرمائی تھی۔ جس کے الفاظ طیبہ یہ ہیں،

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی" یعنی میں تم میں دو باتیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم ان سے تمسک (مضبوطی سے پکڑو گے) کرو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت!

اس کے بعد مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں، ایک زمانہ تو ان پر وہ بھی گزرا۔ جس میں روایات فقہیہ میں اور آراء الرجال میں مشغول ہونے کی وجہ سے احادیث نبویؐ سے بے پرواہ رہیں لیکن دل میں تعظیم و تکریم ہوتی تھی۔

آخر اہلحدیث تحریک سے لوگ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہندوستان میں بفضلہ تعالی کہیں کہیں درس حدیث کی آواز آنے لگی کہ ناگاہ علی گڑھ سے سر سید احمد خان نے حدیث کی طرف اپنے منکرانہ خیالات شائع کیے۔ اس وقت بھی اہلحدیث * ہی اس فتنہ کو مٹانے کے لئے سینہ سپر ہوئے۔ وہ شور و شغب ابھی مٹنے نہ پایا تھا۔ کہ ایک صاحب عبد اللہ چکڑالوی سر سید سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے اپنی نماز ہی الگ ایجاد کرلی۔ جس کا نام "صلوۃ القرآن" تھا۔ اور تکبیر تحریمہ کی جگہ یہ آیت لکھی، ان اللہ ھو العلی الکبیر

چنانچہ بعض دوستوں نے مجبور کیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ہونی چاہیے کہ قرآن شریف کو حدیث سے کیا نسبت ہے؟ اس لئے یہ رسالہ تحریر کیا گیا ہے، "حدیث نبوی اور تقلید شخصی ص ۱"

---

* مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) مراد ہیں۔ جنہوں نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" کے ذریعہ منکرین حدیث کی بیخ کنی کی۔ (عراقی) جاری ہے۔